THE SCHOLAR

Islamic Academic Research Journal

ISSN: 2413-7480 (Print Version) | 2617-4308 (Online Version)

DOI: 10.29370/siarj | Bi-Annual | Print & Online

خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات اور ان کا تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

INCREASING TRENDS OF SUICIDE AND ITS PREVENTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

1 Abdul Salam Tunio — Corresponding Author

PhD Research Scholar, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro, Pakistan

asalamtunio1988@gmail.com https://orcid.org/0009-0001-9228-6135

2 Bashir Ahmed Rind

Professor, Department of Comparative Religion and Islamic Culture University of Sindh, Jamshoro, Pakistan

bashir.rind@usindh.edu.pk https://orcid.org/0000-0001-9781-1106

How to Cite This Article

Tunio, Abdul Salam, and Bashir Ahmed Rind. "INCREASING TRENDS OF SUICIDE AND ITS PREVENTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS." The Scholar Islamic Academic Research Journal 11, no. 1 (May 2025).

Indexing: DOAJ – Directory of Open Access Journals | DOI **Registration**: Crossref

VOLUME 11 | ISSUE 1 | PAGES 127-152

ARTICLE DOI Click to open https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

Web: https://siarj.com **Language:** Urdu (with abstract in English)

RECEIVED 31 Jan 2025 | ACCEPTED 15 April 2025 | PUBLISHED 7 May 2025

Publisher Research Gateway Institute *Sindh, Pakistan*

OPEN ACCESS | CC BY-NC-SA 4.0

© 2025 The Author(s). Published in The Scholar Islamic Academic Research Journal by Research Gateway Institute, Pakistan. Licensed under CC BY-NC-SA 4.0.

OPEN ACCESS

CC BY NC SA

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات اور ان کا تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں

INCREASING TRENDS OF SUICIDE AND ITS PREVENTION IN THE LIGHT OF ISLAMIC TEACHINGS

Abdul Salam Tunio, Bashir Ahmed Rind

ABSTRACT:
Islam believes that human life is a divine trust of Allah and it is a fundamental religious responsibility to protect it. Modern times have seen increasing suicide tendencies due to economic needs, loneliness, destruction of families, mental illnesses, and lack of spirituality. In the Western culture, suicide is considered to be a personal problem, but Islamic considers suicide a communal, moral, and religious crisis. Quran and Sunnah specifically state that suicide is not allowed, and it is one of the worst sins and that responsibility is more important than individual freedom. The Islamic teachings emphasize that patience, dependence on Allah, hope, remorse and keeping in contact with God form the necessary support in the time of crisis. Protective factors in Islam are family structure, social cohesion and ethical values. Islam does not only forbid suicide but offers preventive measures on a jurisprudential and moral front. Sacred advice along with psychological therapy is perceived to be required. Islam society does not abandon a person but considers his or her treatment and counseling as a shared responsibility. In such a way, the Islamic teachings provide a holistic and practical way of dealing with the causes and effects of suicide.

KEYWORDS: Islam, human life, suicide, trends, Family structure, economic pressures, social isolation

کلیدی الفاظ: اسلام، انسانی زندگی، خودکشی، رجحانات، خاندانی ڈھانچہ، معاشی دباؤ، سماجی تنہائی

تعارف:

خودکشی ایک ایسا عمل ہے جو فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ خاندان، معاشرے اور اجتماعی اخلاقی ڈھانچے کو شدید طور پر

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

متاثر کرتا ہے۔ جدید دور میں معاشی دباؤ، سماجی تنہائی، نفسیاتی امراض، خاندانی نظام کی ٹوٹ پھوٹ اور روحانی خلا نے اس رجحان کو خطرناک حد تک بڑھا دیا ہے۔ عالمی اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ خودکشی ترقی یافتہ اور ترقی پذیر دونوں معاشروں میں مسلسل شدت اختیار کر رہی ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی، جو دینی و اخلاقی اقدار کے امین سمجھے جاتے ہیں، اس رجحان میں بتدریج اضافہ ایک گہرے فکری اور اخلاقی بحران کی نشاندہی کرتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے انسانی زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ مقدس امانت ہے، جس کا تحفظ دینی، اخلاقی اور سماجی ذمہ داری ہے۔ زندگی کی آزمائشیں اور ذہنی دباؤ بعض افراد کو مایوسی کی اس حد تک لے جاتے ہیں کہ وہ اپنی جان لینے کو مسائل کا حل سمجھنے لگتے ہیں۔ خودکشی، جو شعوری طور پر زندگی کے خاتمے کا عمل ہے، محض ایک انفرادی فیصلہ نہیں بلکہ ایک سنگین سماجی مسئلہ ہے جو جدید سائنسی و تکنیکی ترقی کے باوجود تشویش ناک حد تک بڑھ رہا ہے۔

خودکشی کی تعریف اور اطلاق:

ویبسٹر کی نیو ورلڈ کالج ڈکشنری کے مطابق:

> "Suicide - *"Sui"* means "of oneself," and *"-cide"* refers to "the act of killing." Thus, suicide is the intentional act of killing oneself. It can also refer metaphorically to the destruction of one's own interests or future prospects through one's own actions, decisions, or policies. A suicide is also a term used for a person who commits this act."[1]

(خودکشی" کا لفظ دراصل لاطینی زبان کے دو اجزاء پر مشتمل ہے "sui" جس کے معنی ہیں "اپنا آپ" اور "cida" یا "cide" جس کا مطلب ہے "قتل کرنا" یا "مار ڈالنا"۔ یوں خودکشی سے مراد ہے کہ کوئی فرد شعوری طور پر اور دانستہ طریقے سے اپنی زندگی کا خاتمہ کرے۔ یہ عمل صرف جسمانی موت تک محدود نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات ایسی پالیسیوں، فیصلوں یا رویّوں کو بھی "خودکشی" سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کسی شخص یا ادارے کے مفادات، کامیابیوں یا

[1] *Webster's New World College Dictionary*. 4th ed. Cleveland: Wiley Publishing, 2001. S.v. "Suicide," 1432.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

مستقبل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان صورتوں میں یہ لفظ علامتی طور پر استعمال ہوتا ہے کہ انسان اپنی ہی غلط پالیسیوں سے اپنے مستقبل کو تباہ کر بیٹھتا ہے۔ اس کے علاوہ، وہ شخص جو اپنی جان لینے کا عمل خود انجام دیتا ہے، اُسے "خودکشی کرنے والا" یا "suicide commit" کرنے والا فرد کہا جاتا ہے۔)

انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز کے مطابق، 377:1968:

> "The initiation of an act that leads to the death of the initiator or the motivation to be dead (or to die), or to be killed which leads to the initiation of an act that leads in turn to the death of initiator"[2]

انسائیکلوپیڈیا آف سوشیئل سائنسز(1968) کے مطابق:

(ایسا عمل جس کا آغاز خود انسان کرتا ہے اور جو بالآخر اس کی موت پر ختم ہوتا ہے، یا ایسی خواہش کہ وہ مر جائے یا مار دیا جائے، جو آخر کار اسے ایسے عمل پر اُبھارے جو اس کی موت کا سبب بنے)۔

انسائیکلوپیڈیا آف سوشل سائنسز کی یہ تعریف نہایت گہری اور ہمہ جہت ہے جو خودکشی کو ایک نفسیاتی و سماجی مسئلہ کے طور پر سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ یہ تعریف اس بات کی طرف واضح اشارہ دیتی ہے کہ خودکشی کو روکنے کے لیے صرف ظاہری علامات پر توجہ دینا کافی نہیں، بلکہ اس کے پیچھے چھپے جذباتی، ذہنی اور سماجی عوامل کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ (ایمیل ڈرکھیم، 43:1951) کے مطابق:

"All cases of death resulting directly or indirectly from a positive or negative act of the victim himself that he knows will produce this result".[3]

(تمام وہ اموات جو براہِ راست یا بالواسطہ ایسے مثبت یا منفی عمل کے نتیجے میں واقع ہوں، جو خود مقتول (فرد) نے انجام دیا ہو، اور جس کے نتائج سے وہ بخوبی آگاہ ہو کہ یہ عمل اس کی موت کا سبب بنے گا)۔

ایمیل درکہائم کے مطابق، خودکشی صرف وہ عمل نہیں جس میں کوئی فرد خود کو واضح طور پر قتل کرے، بلکہ وہ تمام

---

[2] *Encyclopedia of Social Sciences*, Vol. 15 (New York: The Macmillan Company & The Free Press, 1968), s.v. "Suicide."

[3] Emile Durkheim, *Suicide: A Study in Sociology*, trans. John A. Spaulding and George Simpson (New York: The Free Press, 1951), 43.

اعمال چاہے وہ مثبت (جیسے زہر پینا یا چھلانگ لگانا) ہوں یا منفی (جیسے علاج سے انکار کرنا یا خود کو خطرے میں چھوڑ دینا) اگر وہ جانتے بوجھتے ایسے نتائج کے حامل ہوں جن کا موت پر اختتام ہو تو وہ **"خودکشی"** کے زمرے میں آتے ہیں۔

خودکشی کی تشریح:

خودکشی کا مفہوم وقت کے ساتھ ساتھ بدلتا رہا ہے، اور یہ تبدیلی صرف لفظوں میں نہیں بلکہ رویوں، فلسفے، قانون اور سماج میں بھی نظر آتی ہے۔

ایمل درکھائیم کی تحقیق نے اس عمل کو ایک سائنسی اور سماجی مسئلہ کے طور پر سمجھنے کی بنیاد فراہم کی، جبکہ پرانی اصطلاحات اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ مختلف تہذیبیں خودکشی کو کس نظر سے دیکھتی تھیں۔

خودکشی ایک منفرد اور واضح عمل ہے، جسے تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف ناموں اور تعریفوں سے پکارا گیا ہے، جیسا کہ:

"mors voluntaria" (رضاکارانہ موت)

"autothanasia" (اپنی موت کا سبب خود بننا)

"self-killing" (اپنی جان لینا)

"self-murder" (اپنے آپ کا قتل)

یہ نام ظاہر کرتے ہیں کہ خودتباہی پر مبنی اس عمل کے بارے میں انسانی رویے مختلف زمانوں میں مختلف رہے ہیں۔ کبھی اسے مکمل طور پر قبول کیا گیا ہے، اور کبھی شدید مذمت کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

قدیم رومی تہذیب میں اس عمل کے لیے کوئی مخصوص لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا، بلکہ مختلف مواقع پر اسے مختلف معنوں میں بیان کیا جاتا تھا۔

جے۔ کورون (J. Choron) شاید پہلے شخص تھے جنہوں نے "suamanuc adere" اور "vim sibi inferre" جیسے الفاظ استعمال کیے، جن کے معنی ہیں "خود کو مار ڈالنا" یا "اپنے اوپر تشدد کرنا"۔[4]

[4] Durkheim, *Suicide*, 43.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

خودکشی کا عمل انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی موجود رہا ہے، لیکن "Suicide" کی اصطلاح سب سے پہلے سترہویں صدی میں متعارف ہوئی۔ بارہویں صدی سے یہ لفظ آہستہ آہستہ منظرِ عام پر آنے لگا، اور اٹھارہویں صدی میں اسے فرانسیسی اصطلاح "homicide de soi-même" کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ۔ سب سے پہلی بار یہ لفظ 1726 میں Abbé Desfontaines کی کتاب "Dictionaire neologique" میں درج ہوا۔[5]

خودکشی کے اعداد و شمار کا بین الاقوامی جائزہ:

بین الاقوامی سطح پر اگر خودکشی کے اعداد و شمار کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس کے لیے کوئی ایک مقررہ اور حتمی ضابطہ وضع نہیں کیا جا سکا۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مختلف ادوار اور مختلف معاشروں میں سماجی و معاشی حالات کے فرق کی بنا پر خودکشی کے رجحانات بدلتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات جنگوں، غربت، بیروزگاری یا معاشرتی دباؤ کی وجہ سے اس کے اعداد و شمار میں اضافہ دیکھنے کو ملا، جبکہ دیگر حالات میں اس میں کمی بھی واقع ہوئی۔ اس تغیر و تبدل کی وجہ سے عالمی سطح پر اس کی ایک متعین اور مستقل شرح بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

خودکشی کے طریقے اور اعداد و شمار ملک بہ ملک مختلف ہوتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار کسی ملک کے اندر بھی آبادیاتی اور ثقافتی عوامل، خودکشی کرنے یا اس کی کوشش کرنے والوں کی ذہنی صحت، اس ملک میں ذہنی صحت کی نگہداشت کی حالت اور کبھی کبھار وقتی عوامل جیسے معاشی بدحالی یا سیاسی عدمِ استحکام سے متاثر ہوتی ہے۔

ابتدا میں خودکشی کو زیادہ تر ایک مغربی رجحان سمجھا جاتا تھا یا اسے خاص طور پر نوعمر افراد، سفید فام پروٹسٹنٹ بیواؤں یا معاشی دباؤ میں مبتلا افراد تک محدود مانا جاتا تھا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خودکشی اب آہستہ آہستہ ایک بڑھتی ہوئی ذہنی صحت کی آفت بن چکی ہے جو نہ صرف سماجی و آبادیاتی سرحدوں (طبقہ، نسل اور جنس) کو عبور کر رہی ہے بلکہ جغرافیائی سرحدوں کو بھی پار کر چکی ہے۔[6]

عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق، 2021 میں دنیا بھر میں تقریباً 727,000 افراد نے خودکشی کی۔ یہ اوسط عالمی سطح پر 9.2 فی 100,000 افراد تھی۔ خودکشی دنیا بھر میں اموات کے اہم اسباب میں شامل ہے، اور اس سے

[5] "Socio-Theological Interferences Regarding the Suicidal Act in a Society," 21.
[6] M. Bluvshtein et al., "Social Interest as an Antidote to Suicide: The Cross-Cultural Applicability of an Adlerian Solution," SHS Web of Conferences 70 (2019): 09002.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

ہونے والی اموات ملیریا، ایچ آئی وی/ایڈز، بریسٹ کینسر، جنگ یا قتل سے زیادہ ہیں۔ 2021 میں دنیا بھر میں ہر 100 اموات میں سے 1 خودکشی کی وجہ سے ہوئی۔

اعداد و شمار یہ بھی بتاتے ہیں کہ دنیا میں خودکشی کرنے والوں میں 73 فیصد افراد کا تعلق ایسے ممالک سے ہے جو نچلی اور درمیانی آمدنی والے ممالک (LMICs) کے زمرے میں آتے ہیں۔ کم اور متوسط آمدنی والے ممالک (Low-and Middle-Income Countries)۔ یہ ممالک وہ ہیں جنہیں عالمی بینک فی کس آمدنی (per capita income) کی بنیاد پر درجہ بند کرتا ہے۔ پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، نائیجیریا وغیرہ جیسے ممالک (LMICs) کی کیٹیگری میں آتے ہیں۔

2021 میں خودکشی 15-19 سال کی عمر کے نوجوانوں میں چوتھی سب سے بڑی موت کی وجہ تھی، جہاں خواتین اور مردوں میں اموات کی تعداد تقریباً یکساں تھی۔ خودکشی 15-19 سال کی لڑکیوں میں موت کی دوسری سب سے بڑی وجہ تھی (ماں کی صحت سے متعلق مسائل کے بعد) اور لڑکوں میں چوتھی سب سے بڑی وجہ تھی۔[7]

یہ امر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خودکشی محض ایک انفرادی یا نفسیاتی مسئلہ نہیں بلکہ اس کے پس منظر میں گہری **معاشی، سماجی اور ڈھانچہ جاتی وجوہات** بھی کارفرما ہیں۔ اگرچہ یہ اوسط بظاہر نسبتاً کم دکھائی دیتی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ دنیا کے ہر خطے اور ہر طبقے کو متاثر کرنے والا ایک سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ان اعداد و شمار کی سنگینی کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے پھیلاؤ، وجوہات اور مختلف ممالک و خطوں میں اس کے فرق کو باریک بینی سے دیکھیں۔

علاقائی تفاوت اور خطوں کی صورتحال:

2021 میں عالمی ادارہ صحت کے مختلف علاقوں میں عمر کے حساب سے ایڈجسٹ خودکشی کی شرح میں فرق دیکھا گیا۔ خودکشی کی شرح عالمی اوسط 8.9 فی 100,000 سے زیادہ تھی WHO کے افریقی خطے (11.5 فی 100,000)، یورپی خطے (10.1 فی 100,000)، جنوب مشرقی ایشیا کے خطے (10.1 فی 100,000) اور امریکی خطے (9.2 فی 100,000) ہیں۔ سب سے کم خودکشی کی شرح مشرقی بحیرہ روم کے خطے میں تھی (4.0 فی

7 World Health Organization, *Suicide Worldwide in 2021: Global Health Estimates* (Geneva: World Health Organization, 2025), 1-2.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

100,000)۔ مغربی پیسیفک خطے میں 2021 میں خودکشی کی شرح 7.5 فی 100,000 تھی۔[8]

پاکستان میں خودکشی کے اعداد و شمار:

پاکستان میں خودکشی کے درست اور مکمل اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں کیونکہ اس کے لیے کوئی قومی سطح پر رجسٹری موجود نہیں ہے۔ پاکستان میں یہ مسئلہ نسبتاً کم تحقیق شدہ رہا ہے، خاندانوں کی سوشل بدنامی، مذہبی/ثقافتی الزامات، اور عدالتی تشویشات کی وجہ سے بہت سی خودکشیوں کو بطورِ "حادثہ" یا "غیر طبعی موت" درج کیا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں باضابطہ اعداد عمومی طور پر اصل صورتِ حال سے کم دکھائی دیتے ہیں اور اس کی بڑی وجہ پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 325 تھی جو برطانوی نوآبادیاتی قانون سے ماخوذ تھی اور خودکشی کی کوشش کو جرم قرار دیتی تھی۔ پاکستان میں خودکشی کی کوشش کو قید اور جرمانے کے ذریعے سزا دی جاتی تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ متاثرہ افراد کو اکثر پولیس کی ہراسانی یا مالی استحصال کا سامنا کرنا پڑتا ہے، بجائے اس کے کہ انہیں بروقت طبّی یا نفسیاتی مدد دی جائے۔ چونکہ سماج میں اس موضوع پر شدید بدنامی اور مذہبی ممانعت موجود ہے، اس لیے لوگ علاج اور رپورٹنگ سے گریز کرتے ہیں۔ نتیجتاً اصل اعداد و شمار پولیس کے ریکارڈ سے کہیں زیادہ ہونے کا امکان ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر کیسز رپورٹ نہیں ہو پاتے۔ دسمبر 2022 تک خودکشی کو قانونی طور پر جرم سمجھا جاتا تھا، اور اسی وجہ سے متاثرہ افراد اور ان کے اہلِ خانہ اکثر قانونی کارروائی کے خوف سے ایسے واقعات رپورٹ نہیں کرتے تھے۔

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جہاں مختلف زبانوں، ثقافتوں اور مذہبی فرقوں کے لوگ آباد ہیں۔ جہاں اسلام، جو کہ سب سے بڑا مذہب ہے، قانونی اور طبّی نظام پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے نتیجے میں پاکستان میں خودکشی کی اصل شرح اور اس کے پیچھے چھپے نفسیاتی و سماجی عوامل بڑی حد تک رپورٹ نہیں کیے جاتے ہیں، کیونکہ اس پر ممکنہ قانونی اور مذہبی نتائج کا خوف ہوتا ہے۔

ایک حالیہ سروے کے مطابق، پاکستان میں روزانہ 15 سے 35 افراد اپنی جان لیتے ہیں۔ یہ اعداد و شمار انتہائی پریشان کن ہیں اور صورت حال مزید بگڑتی جا رہی ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ پاکستان عالمی سطح پر 72 ویں نمبر پر ہے، جہاں

---

[8] World Health Organization, *Suicide Worldwide*, 1-2.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

خودکشی کی شرح 100,000 افراد میں سے 9.8**%** ہے۔اس سے بھی زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ خودکشی کی شرح ہر سال بڑھ رہی ہے۔ عالمی ادارہ صحت (WHO) کے مطابق، 2019 میں یہ شرح 7.3 **%** 100,000 افراد تھی، جو 2020 میں 8.9**%** اور 2022 میں 9.8**%** تک پہنچ گئی۔[9]

دفعہ 325 کی تنسیخ اور اصلاحات:

پاکستان میں خودکشی کو غیر فوجداری بنانے (decriminalization) کے لیے پہلی باضابطہ کوشش 2017 میں کی گئی جب سینیٹ نے دفعہ 325 کی منسوخی کا بل پیش کیا اور اسے اسلامی نظریاتی کونسل کو بھیجا۔ کونسل نے بل کی تائید کی، تاہم سیاسی بحران کے سبب یہ قانون نہ بن سکا۔

بعد ازاں 2021 میں **پاکستان مینٹل ہیلتھ کولیشن** نے "مجرم نہیں، مریض" کے عنوان سے ایک بڑی عوامی مہم چلائی، جس نے اس مسئلے کو طبّی اور سماجی نقطۂ نظر سے اجاگر کیا۔ اس کے نتیجے میں 2022 میں سینیٹ اور قومی اسمبلی نے بل منظور کیا اور بالآخر دسمبر 2022 میں صدر مملکت ڈاکٹر عارف علوی نے اس پر دستخط کیے۔ یوں پاکستان میں پہلی مرتبہ خودکشی کو باضابطہ طور پر **غیر فوجداری جرم** قرار دے دیا گیا۔[10]

خودکشی کے اسباب:

1- گھریلو تشدد: Domestic violence

گھریلو تشدد پاکستان میں خودکشی کا ایک بڑا اور مسلسل بڑھتا ہوا محرّک ہے، جو خاندانی تنازعات، صنفی عدم مساوات اور نفسیاتی دباؤ کے نتیجے میں شدید صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سالانہ رپورٹ ہونے والے کیسز کے مطابق یہ عنصر نہ صرف مسلسل موجود رہا بلکہ مختلف برسوں میں نمایاں تناسب کے ساتھ خودکشی کے واقعات کو متاثر کرتا دکھائی دیتا ہے۔

[9] H. A. Siddiqui, "Spike in Suicides," *Dawn*, February 24, 2024, https://www.dawn.com/news/1816709.

[10] M. Sibghatullah et al., "Perspectives on the Decriminalization of Suicide in Pakistan: Historical Context, Societal Impacts, and the Way Forward," *The Lancet Regional Health - Southeast Asia* 32 (2025): 1-5.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

ایک تحقیق کے مطابق، "پنجاب میں گھریلو تشدد خودکشی کی دوسری سب سے بڑی وجہ کے طور پر رپورٹ ہوا، جس کے مجموعی طور پر 215 کیسز سامنے آئے۔ سالانہ تقسیم کے مطابق 2020 میں سب سے زیادہ 62 کیسز (28.8%) رپورٹ ہوئے، جبکہ 2017 میں 53 کیسز (24.7%) اور 2018 میں 46 کیسز (21.4%) ریکارڈ کیے گئے۔ اسی طرح 2019 میں 29 کیسز (13.5%) اور 2016 میں 25 کیسز (11.6%) رپورٹ ہوئے، جو بتاتے ہیں کہ گھریلو تشدد مسلسل ایک نمایاں محرک کے طور پر موجود رہا۔"[11]

گھریلو تشدد کی کئی صورتیں ہوتی ہیں، جن میں جسمانی تشدد کے علاوہ جذباتی اذیت، نفسیاتی استحصال، معاشی دباؤ، جنسی زیادتی اور سماجی تنہائی بھی شامل ہیں۔ ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ جذباتی اذیت کے اثرات جسمانی تشدد سے کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں، کیونکہ یہ فرد کی ذہنی حالت اور خوداعتمادی کو تباہ کر دیتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں گھریلو تشدد کے بارے میں اکثر یہ رویہ پایا جاتا ہے کہ "چپ رہو" یا "گھر کا راز باہر مت نکالو"، جس کی وجہ سے متاثرہ شخص مزید تنہائی اور خاموشی میں ڈوب جاتا ہے۔

2-غربت:

غربت پاکستان میں خودکشی کا ایک مستقل اور گہرا اثر رکھنے والا محرّک ہے، جو معاشی دباؤ، بے روزگاری اور بنیادی ضروریات کی عدم فراہمی کے باعث شدید ذہنی بحران کو جنم دیتا ہے۔ سالانہ اعداد و شمار واضح کرتے ہیں کہ معاشی مشکلات مختلف برسوں میں نمایاں طور پر خودکشی کے فیصلوں کو متاثر کرتی رہی ہیں، جس سے غربت اور خودکشی کے باہمی تعلق کی سنگینی مزید اجاگر ہوتی ہے۔

ایک تحقیق کے مطابق، "غربت خودکشی کی تیسری بڑی وجہ کے طور پر سامنے آئی، جس کے مجموعی طور پر 205 کیسز 2016 سے 2020 کے دوران ریکارڈ ہوئے۔ سالانہ لحاظ سے 2020 میں سب سے زیادہ 50 کیسز (24.4%) رپورٹ ہوئے، جبکہ 2016 میں 47 کیسز (22.9%) اور 2018 میں 38 کیسز (18.5%)

[11] Ayesha Aftab et al., "Changing Trends of Suicide in Punjab from the Year 2016 to 2020: A Comparative Study," *Journal of Liaquat National Hospital* 2, no. 1 (2024): 23.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

سامنے آئے۔مزید برآں 2017 میں 36 کیسز(17.6%)اور 2019 میں 34 کیسز(16.6%) رپورٹ ہوئے، جو غربت اور خودکشی کے باہمی تعلق کی مضبوط نشاندہی کرتے ہیں۔[12][12]

3-ثقافتی رویّے:

ثقافتی اور خاندانی سطح پر موجود روایتی دباؤ اور بدلتے ہوئے سماجی ڈھانچے کے اثرات شادی شدہ افراد میں ذہنی تناؤ اور بے بسی کے احساس کو بڑھا دیتے ہیں، جو بالآخر خودکشی جیسے انتہائی اقدام کی جانب مائل کر سکتے ہیں۔ حالیہ سماجی تبدیلیوں کے نتیجے میں خاندانی تنازعات اور باہمی رشتوں میں کشیدگی کے بڑھتے ہوئے رجحانات اس بات کی مضبوط شہادت فراہم کرتے ہیں کہ ثقافتی رویّے خودکشی کے محرکات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ثقافتی رویّے، جن میں طے شدہ شادیاں، جہیز سے متعلق مطالبات، گھریلو تشدد کے باوجود شادی برقرار رکھنے کا سماجی دباؤ، اور طلاق سے جڑی بدنامی شامل ہیں، شادی شدہ افراد میں خودکشی کے واقعات میں اضافے کا باعث بن سکتے ہیں۔ روایتی طور پر جنوبی ایشیائی خاندان مشترکہ اور وسیع خاندانی نظام میں رہتے آئے ہیں جہاں باہمی انحصار اور ذمہ داری کے تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔تاہم گزشتہ ایک دہائی میں سماجی تبدیلیوں اور گلوبلائزیشن نے خاندان کے کردار اور فرد و خاندان کے درمیان تعلقات کو نمایاں طور پر متاثر کیا ہے۔اس کے نتیجے میں بین الافرادی تنازعات، خصوصاً خاندانی تنازعات، علاقائی تحقیق میں زیادہ رپورٹ کیے جانے لگے ہیں، جو خودکشی کے محرکات میں اضافہ کرتے ہیں۔

ماہرین کا مشاہدہ ہے کہ ثقافتی رویّے جیسے طے شدہ شادیاں، جہیز کے مطالبات، گھریلو تشدد کے باوجود شادی برقرار رکھنے کا دباؤ، اور طلاق سے منسلک سماجی بدنامی، شادی شدہ افراد میں خودکشی کے امکانات بڑھا سکتے ہیں۔اس سے واضح ہوتا ہے کہ روایتی جنوبی ایشیائی خاندانی ڈھانچے میں فرد پر عائد سماجی توقعات اور ذمہ داریاں اس کی ذہنی صحت پر گہرا اثر ڈالتی ہیں۔ گزشتہ دس سال میں سماجی تبدیلیاں اور عالمی اثرات نے خاندان اور فرد کے تعلقات کو متاثر کیا ہے۔ نتیجتاً، خاندانی اور بین الافرادی تنازعات میں اضافہ ہوا ہے، جو علاقائی تحقیقات میں خودکشی کے محرکات کے طور پر نمایاں ہو رہے ہیں۔

[12] Aftab et al., "Changing Trends of Suicide," 23.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

4-قحط سالی:

ڈان نیوز کی ایک رپورٹ کے مطابق، "تھرپارکر میں زرعی معیشت مکمل طور پر بارشوں پر انحصار کرتی ہے، جس کے باعث خشک سالی کے دوران شدید معاشی عدم استحکام اور غذائی بحران جنم لیتا ہے۔ ایسے حالات میں غریب گھرانے روزگار اور پانی کی تلاش میں بڑے پیمانے پر نقل مکانی پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ ماضی میں خودکشی کے زیادہ تر واقعات مردوں میں بے روزگاری اور معاشی دباؤ کی وجہ سے دیکھے جاتے تھے، تاہم حالیہ برسوں میں خواتین اور بچوں میں بھی اس کا رجحان نمایاں طور پر بڑھا ہے۔ یہ صورتحال ماحولیاتی محرومی، سماجی کمزوری اور نفسیاتی تناؤ کے باہمی اثرات کی نشاندہی کرتی ہے۔"[13]

تحقیقی سطح پر دیکھا جائے تو تھرپارکر میں خودکشی کی بڑھتی شرح کو **ماحولیاتی بحران، معاشی محرومی، سماجی غیر مساوات اور نفسیاتی کمزوری** کے باہمی ارتباط کے تناظر میں سمجھنے کی ضرورت ہے۔ خشک سالی محض ایک موسمیاتی مسئلہ نہیں بلکہ یہ "ماحولیاتی محرومی (ecological deprivation) "پیدا کرتی ہے، جو منظم غربت، خاندانی انتشار، نفسیاتی تناؤ اور سماجی بے بسی کو جنم دیتی ہے۔ یہ صورتحال بالخصوص خواتین اور بچوں جیسے کمزور طبقات کے لیے زیادہ تباہ کن ثابت ہوتی ہے۔

5-ماہرین نفسیات کی کمی:

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیونگ اینڈ لرننگ (PILL)، نیشنل سینٹر فار ریسرچ آن سوسائیڈ پریوینشن، سندھ حکومت کے محکمہ صحت، اور یونیورسٹی آف مانچسٹر نے فخر کے ساتھ خودکشی روک تھام حکمت عملی کی لانچ تقریب کراچی میریٹ ہوٹل میں منعقد کی۔

اس موقع پر سندھ کی وزیر صحت، ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو، معزز مہمان کے طور پر موجود تھیں، جبکہ دیگر اہم شراکت دار بھی شامل تھے جن میں کلینیشنز، تحقیقی سائنسدان، صحت کے پیشہ ور، سروس یوزرز، کمیونٹی رہنما، اور محکمہ صحت

---

[13] M. Hussain Khan, "Analysis: Suicide Trend in Thar's Poverty-Hit People Takes an Alarming Turn," *Dawn*, February 16, 2015, https://www.dawn.com/news/1163808/

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

سندھ کے اراکین شامل تھے۔

اس تقریب میں سندھ کی وزیر صحت، ڈاکٹر عذرا فضل پیچوہو نے خود ماہرین نفسیات کی کمی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ "اگرچہ سندھ میں صحت کی سہولیات میں بہتری آئی ہے، ہم ابھی بھی ماہر نفسیات (Psychiatrists) کی کمی کا سامنا کر رہے ہیں، لیکن اب ہم صوبے بھر میں سائیکالوجسٹس کو شامل کر رہے ہیں تاکہ علاج کے خلا کو پر کیا جا سکے اور ٹیلی ہیلتھ کے ذریعے خدمات فراہم کی جائیں۔"[14]

6-ڈپریشن:

پشاور کے ماہر نفسیات ڈاکٹر خالد مفتی کے مطابق، "خیبر پختونخوا میں خودکشیوں میں اضافہ ہوا ہے اور متاثرین کی زیادہ عمر 10 سے 20 سال ہوتی ہے۔ ان کے مطابق ڈپریشن اور سماجی دباؤ بنیادی اسباب ہیں، مگر معاشرے میں ڈپریشن کو بیماری نہیں سمجھا جاتا۔ چند ماہ میں 69 افراد نے خودکشی کی کوشش کی جن میں سے 30 زخمی حالت میں بچ گئے۔ اسپتالوں کا ڈیٹا بتاتا ہے کہ زیادہ تر کیسز کم عمر نوجوانوں کے تھے۔ HRCP کے مطابق، 90 فیصد خودکشیوں کے پیچھے ذہنی بیماری ہوتی ہے جسے خاندان اکثر سنجیدگی سے نہیں لیتے۔"[15]

خیبر پختونخوا کی صورتحال سے واضح ہے کہ کم عمر نوجوان شدید ذہنی اور سماجی دباؤ کا سامنا کر رہے ہیں، جس کے باعث خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ معاشرے میں ڈپریشن کو بیماری نہ سمجھنے کی وجہ سے نوجوان بروقت مدد حاصل نہیں کر پاتے۔ اسپتالوں کا ڈیٹا بھی ظاہر کرتا ہے کہ زیادہ متاثرہ افراد 10 سے 20 سال کی عمر کے ہیں۔ مجموعی طور پر مسئلہ یہ بتاتا ہے کہ جب تک ذہنی صحت کو سنجیدگی سے نہ لیا جائے، یہ رجحان مزید بڑھتا رہے گا۔

پاکستان میں حالیہ مطالعات ڈپریشن اور بے چینی میں نمایاں اضافے کو ایک سنگین ذہنی صحت کے بحران کے طور پر

---

[14] The Dayspring, "A National Call to Action: Sindh Launches Suicide Prevention Strategy," October 3, 2024, https://thedayspring.com.pk/a-national-call-to-action-sindh-launches-suicide-prevention-strategy/.

[15] A. Khan, "K-P Struggles with Suicide Cases: Experts Concerned about Increase in Mental Health Issues," *The Express Tribune*, November 26, 2020, https://tribune.com.pk/story/2273609/k-p-struggles-with-suicide-cases.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

بیان کرتی ہیں، جہاں عالمی ادارۂ صحت کے مطابق مجموعی بیماریوں کے بوجھ کا 4 فیصد حصہ ذہنی امراض پر مشتمل ہے۔ ان امراض کا سب سے زیادہ اثر خواتین پر پڑتا ہے، خصوصاً وہ خواتین جو حمل یا زچگی کے بعد کے مراحل سے گزرتی ہیں، جن میں تقریباً 40 فیصد ڈپریشن یا بے چینی کا شکار ہوتی ہیں۔ نوجوان بھی ایک بڑا خطرے کا گروہ ہیں۔ تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ "خودکشی کرنے یا کوشش کرنے والے تقریباً 40 فیصد افراد پہلے سے ڈپریشن میں مبتلا تھے، جو ذہنی بیماری اور خودکشی کے باہمی تعلق کو نمایاں کرتا ہے۔ گلگت بلتستان اور چترال میں حالیہ برسوں میں خودکشیوں کی شرح میں تشویشناک اضافہ رپورٹ ہوا ہے۔ مجموعی طور پر اندازاً 2 کروڑ 40 لاکھ پاکستانی کسی نہ کسی شکل میں نفسیاتی مدد کے محتاج ہیں، جبکہ ملک میں ذہنی صحت کی سہولیات اس ضرورت کے مقابلے میں نہایت ناکافی ہیں۔"[16]

7-متعدد اسباب:

پاکستان میں خودکشی کے متعلق ایک اور مطالعہ جو "پاکستان میں خودکشی کے سماجی و آبادیاتی پہلو اور رجحانات کا تجزیہ" کے نام سے شائع ہوا ہے، میں خودکشی کے چند اسباب کی اس طرح نشاندہی کی گئی ہے کہ۔۔۔

"پاکستان میں خودکشی کے محرکات کا تجزیہ واضح کرتا ہے کہ گھریلو تنازعات سب سے نمایاں اور غالب عنصر ہیں، جو تمام رپورٹ شدہ کیسز میں (70.7%) تک کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد مالی مسائل، غربت اور معاشی بے یقینی دوسرے بڑے محرک کے طور پر سامنے آتے ہیں، جن کا تناسب (14.1%) ہے۔ اسی طرح محبت یا شادی میں ناکامی بھی کئی نوجوانوں خصوصاً مردوں میں (6.2%) واقعات کی بنیادی وجہ رہی۔ مزید برآں، ذہنی بیماری (3.3%) اور جسمانی بیماری (1.9%) بھی خودکشی کے فیصلہ کن عوامل میں شمار ہوتی ہیں۔ اور دیگر نسبتاً کم رپورٹ شدہ محرکات، جیسے عدالتی مقدمات کا دباؤ، جنسی زیادتی کے بعد بلیک میلنگ، شدید صدمہ، تعلیمی ناکامی، پیشہ ورانہ عدم استحکام، کووِڈ-19 کے سماجی و نفسیاتی اثرات، پولیس تشدد اور زبردستی شادی اگرچہ یہ شرح میں کم ہیں، تاہم یہ سماجی ساخت اور نفسیاتی کمزوریوں کے باہمی تعامل کو نمایاں کرتے ہیں۔"[17]

---

[16] Aga Khan University, "New Mental Health Helpline Launches in Gilgit," News release, June 15, 2023, https://www.aku.edu/news/Pages/News_Details.aspx?nid=NEWS-003019.

[17] S. Naveed et al., "Sociodemographic Characteristics and Patterns of Suicide in Pakistan: An Analysis of Current Trends," *Community Mental Health Journal* 59,

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

8-قدرتی آفات:

موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی آفات، خصوصاً 2022 کے شدید سیلاب، نے ملک بھر میں خوف، صدمے اور عدم تحفظ کے احساسات کو بڑھا کر عوام کی ذہنی صحت کو شدید متاثر کیا۔ گھروں کا اجڑ جانا، بے گھری اور بنیادی سہولیات کی کمی نے متاثرین کی جذباتی لچک کو کمزور کر کے مایوسی اور ذہنی دباؤ میں اضافہ کیا۔ یہی نفسیاتی دباؤ بعد ازاں خودکشی کے خطرات میں نمایاں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔

جیسا کہ ایک مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ "حالیہ سالوں میں موسمیاتی تبدیلی کے نتیجے میں آنے والی قدرتی آفات خصوصاً 2022 کے شدید سیلاب نے پاکستان کے چاروں صوبوں میں آبادی کو گہرے غم، اضطراب، خوف اور عدم تحفظ کا شکار بنایا ہے۔ ان آفات کے باعث گھرانوں کا بچھڑ جانا، غذائی عدم تحفظ، بے گھری، اور ذہنی صحت کی خدمات تک رسائی کا فقدان متاثرین کے نفسیاتی بوجھ میں نمایاں اضافہ کرتا ہے۔"[18]

10-میڈیا اور ٹیکنالوجی کا غلط استعمال:

ایک تحقیق کے نتائج سے ظاہر ہوا کہ "**میڈیا اور ٹیکنالوجی** نوجوانوں کی زندگیوں پر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات مرتب کر رہی ہیں۔ زیادہ تر اسٹیک ہولڈرز نے میڈیا کے منفی اثرات، جیسے سوشل میڈیا پر جھوٹی کہانیاں اور متاثر کن مواد جو خودکشی کے خیالات کو فروغ دے سکتا ہے، پر روشنی ڈالی۔ اس کے نتیجے میں نوجوان یہ سوچنے لگتے ہیں کہ مشکلات کا حل خودکشی ہے۔

مزید برآں، والدین اور بچوں کے درمیان فاصلے میں اضافہ بھی ٹیکنالوجی اور جدید میڈیا کے استعمال کی وجہ سے ہوا، جو بچوں کی تربیت اور شخصیت سازی پر منفی اثر ڈال رہا ہے۔ کچھ شرکاء نے تاہم اس بات کو تسلیم کیا کہ مناسب استعمال میں میڈیا خودکشی کی روک تھام اور شعور اجاگر کرنے میں مثبت کردار ادا کر سکتا ہے۔"[19]

اس مطالعے کے نتائج سے پتا چلتا ہے کہ جب نوجوان مشکلات کا سامنا کرتے ہیں تو منفی آن لائن مواد ان کے فیصلوں اور جذبات پر براہِ راست اثر انداز ہو کر خودکشی کو ایک 'حل' کے طور پر پیش کر دیتا ہے۔ **مزید یہ کہ** والدین اور بچوں

---

no. 6 (2023): 1067-68

[18] M. M. A. Riaz et al., "From Despair to Hope: Tackling Balochistan's Suicide Crisis with Sustainable Solutions," *BJPsych International* 21, no. 4 (2024): 88-89.

[19] A. Anjum et al., "Perceptions of Stakeholders about the Role of Health System in Suicide Prevention in Ghizer, Gilgit-Baltistan, Pakistan," *BMC Public Health* 20, no. 1 (2020): 8.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ ٹیکنالوجی کے بے تحاشا استعمال سے اور بھی گہرا ہو جاتا ہے، جو تربیت اور شخصیت سازی کے عمل کو کمزور کرتا ہے۔

خودکشی کی شرعی حیثیت:

خودکشی اور قرآنِ کریم کی تعلیمات:

قرآنِ کریم میں انسانی جان کے ناحق ضیاع کو شدید گناہ قرار دیا گیا ہے، خواہ وہ قتلِ غیر ہو یا خود کو ہلاکت میں ڈالنا۔ اس اعتبار سے خودکشی انفرادی مسئلہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور دینی جرم کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرآنی تصورِ حیات انسان کو یہ شعور دیتا ہے کہ اس کی زندگی صرف اس کی ذات تک محدود نہیں بلکہ وہ اللہ اور معاشرے کے سامنے جواب دہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن انسانی جان کے تحفظ کو ایمان اور تقویٰ کے بنیادی تقاضوں میں شمار کرتا ہے۔ انسان کی جان اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ کامل اختیار رکھنے والا ہے اور وہی انسان کو زندگی عطا کرتا ہے۔ انسان نہ اپنی مرضی سے دنیا میں آتا ہے اور نہ ہی اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی جان خود ختم کرے۔ زندگی اور موت دونوں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہیں، اور انسان اس معاملے میں اس کے حکم کا پابند ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ"[20]

"اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور احسان کا رویہ اختیار کرو، بے شک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

یہ آیت ہر اس عمل سے منع کرتی ہے جو جان بوجھ کر انسان کو تباہی کی طرف لے جائے۔ مفسرین نے خودکشی کو "تہلکہ" کی واضح ترین صورت قرار دیا ہے، کیونکہ یہ شعوری طور پر اپنی جان لینا ہے۔

امام بغوی نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 30 کی تفسیر کے ذیل میں سورۃ البقرۃ کی مذکورہ آیت نمبر 195 بیان

[20] Quran 2:195.

کر کے لکھا ہے:

"وقيل: أراد به قتل المسلم نفسه."[21]

"اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد کسی مسلمان کا خودکشی کرنا ہے۔"

خُودکشی کی ممانعت ووعید احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَسُمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ، فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا[22]".

"حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کر لے، وہ جہنم کی آگ میں ہو گا، اس میں ہمیشہ گرتا رہے گا۔ اور جو شخص زہر پی کر اپنے آپ کو قتل کرے، تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا، جسے وہ جہنم کی آگ میں بار بار پیتا رہے گا۔ اور جو شخص کسی لوہے کے ہتھیار سے اپنے آپ کو قتل کرے، تو وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا، جس سے وہ جہنم کی آگ میں اپنے پیٹ کو چھیدتا رہے گا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔"

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ٱلَّذِي يُخَنِقُ نَفْسَهُ يُخَنِقُهَا فِي ٱلنَّارِ، وَٱلَّذِي يَطْعَنُهَا يَطْعَنُهَا فِي ٱلنَّارِ"[23]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص اپنے آپ کو گلا گھونٹ کر ہلاک کرے گا، وہ جہنم میں بھی اپنا گلا گھونٹتا رہے گا، اور جو شخص اپنے آپ کو (ہتھیار سے) وار کر کے مارے گا، وہ جہنم میں بھی اپنے آپ کو اسی طرح وار کرتا رہے گا۔"

---

[21] Abu Muhammad Hussain ibn Mas'ud bin Muhammad al-Farra' Baghawi, *Ma'alim al-Tanzil*, vol. 3, ed. Muhammad Abdullah Al-Nimr and others (Riyadh: Dar al-Tayyibah, 1987), 418.

[22] Abu Abdullah Muhammad bin Ismail al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, vol. 2 (Lahore: Maktabah Rahimiyah, n.d.), hadith no. 5778.

[23] al-Bukhari, *Sahih al-Bukhari*, vol. 2 (Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi, n.d.), hadith no. 1365.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

احادیثِ نبوی ﷺ میں انسانی جان کی حرمت کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور خودکشی کو صریحاً حرام اور سنگین گناہ قرار دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے متعدد مواقع پر واضح فرمایا کہ انسان کو اپنی جان پر کسی قسم کا اختیار حاصل نہیں، کیونکہ زندگی اللہ تعالیٰ کی عطا اور امانت ہے۔ جو شخص خود اپنی جان لیتا ہے، وہ درحقیقت اللہ کے فیصلے پر عدمِ رضا اور صبر کے فقدان کا مظاہرہ کرتا ہے۔ احادیث میں خودکشی کرنے والے کے انجام کو نہایت سخت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، جہاں یہ واضح کیا گیا کہ وہ شخص آخرت میں اسی طریقے سے عذاب میں مبتلا ہو گا جس طریقے سے اس نے دنیا میں اپنی جان لی۔ اس اسلوبِ بیان کا مقصد محض سزا کا ذکر نہیں بلکہ انسان کو شدید تنبیہ اور عبرت دلانا ہے۔

خودکشی اور فقہ اسلامی کی تعلیمات:

فقہِ اسلامی اور قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی افعال کے احکام متعین کرتی ہے، اور خودکشی کے مسئلے پر فقہی احکام نہایت واضح، مضبوط اور ہمہ گیر ہیں۔ فقہاء نے خودکشی کو محض ایک انفرادی عمل نہیں سمجھا، بلکہ اسے ایک ایسا جرم قرار دیا ہے جس کے دینی، اخلاقی اور قانونی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں نیت، سبب، حالتِ اضطرار، عقل و شعور اور خارجی دباؤ جیسے عوامل کا بھی فقہی اعتبار سے گہرا تجزیہ کیا گیا ہے۔

خودکشی کے بارے میں فقہیاء کرام کی رائے:

شریعتِ اسلامی کا اصول یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف جرم کیا جارہا ہو، اگر وہ خود اس پر راضی بھی ہو جائے اور مجرم کو اجازت دے دے، تب بھی وہ جرم جائز نہیں بنتا۔ اس رضا کا مجرم کی شرعی یا قانونی ذمہ داری پر کوئی اثر نہیں پڑتا، بلکہ جرم اپنی نوعیت کے اعتبار سے بدستور جرم ہی رہتا ہے۔

حنا ناز اپنے تحقیقی پیپر "پاکستانی معاشرے میں خودکشی کے اسباب و محرکات اور اسلامی تعلیمات میں اس طرح رقم طراز ہیں کہ:

> "امام ابو حنیفہؒ اور ان کے شاگردوں کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی جان لینے کی اجازت بھی دے دے تو اس سے قتل جائز نہیں ہو جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جان کا تحفظ اس وقت تک برقرار رہتا ہے جب تک اس کے خلاف کوئی واضح شرعی نص موجود نہ ہو، اس لیے یہ فعل ہر حال میں ناجائز ہی رہتا ہے۔ امام مالکؒ کے مسلک کے مطابق اگر کوئی شخص قتل کی اجازت بھی دے دے تو

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

اس سے قتل جائز نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کی سزا ختم ہوتی ہے۔ اسی طرح امام شافعیؒ کے مسلک میں بھی اجازت دینے سے قتل جائز قرار نہیں پاتا اور سزا بدستور باقی رہتی ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک خواہ خودکشی جان بوجھ کر کی گئی ہو یا غلطی سے، دونوں صورتوں میں مرنے والے کے مال سے کفارہ لازم آتا ہے۔ امام احمدؒ کے بعض فقہی پیروکار بھی اسی رائے کے قائل ہیں، تاہم وہ کفارہ اس شخص کے مال میں واجب سمجھتے ہیں جس نے خودکشی کی ہو۔ اس کے برخلاف امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے مسلک کی ایک رائے کے مطابق خودکشی کی صورت میں کوئی کفارہ لازم نہیں ہوتا۔"[24]

خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ:

اسلامی تعلیمات کے مطابق، جب کسی مسلمان کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کی تجہیز و تکفین کے بعد نمازِ جنازہ ادا کی جاتی ہے اور اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرامؓ کی نمازِ جنازہ خصوصی اہتمام کے ساتھ ادا فرمایا کرتے تھے اور اپنی امت پر بے پناہ شفقت اور رحمت کے باوجود نبی کریم ﷺ بعض مواقع پر کچھ افراد کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے منع فرماتے تھے۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک میت لایا گیا تاکہ آپ اس کی نمازِ جنازہ ادا فرمائیں، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے دوست کی نماز پڑھو کیونکہ اس پر قرض ہے۔[25]

"عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمشَاقِصَ، فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ".[26]

"حضرت جابر بن سمرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے

[24] Hina Naz, "Pakistani Mu'ashray mein Khudkushi ke Asbab o Muharrikat aur Islami Ta'limat" (MA diss., Department of Islamic Studies, University of Faisalabad, n.d.), 218.
[25] Ahmad bin Shu'aib Abu Abdur-Rahman Nasai, Sunan Nasai, vol. 1 (Lahore: Maktabah Rahimiyah, n.d.), hadith no. 1960.
[26] Abu al-Hussain Muslim bin Hajjaj Muslim, *Sahih Muslim*, vol. 1 (Lahore: Maktabah Rahimiyah, n.d.), hadith no. 978.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

نوک دار چھری (مشاقص) کے ذریعے اپنی جان لے لی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میں اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔"

اسلامی قانون کے مطابق خودکشی حرام ہے۔تاہم خودکشی کرنے والے کے غسل اور نمازِ جنازہ کے بارے میں ائمۂ فقہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔اسی اختلاف کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت علامہ عینیؒ فرماتے ہیں:

"قَالَ أَبُو يُوسُفَ: لَا يُصَلَّى عَلَى قَاتِلِ نَفْسِهِ؛ لِأَنَّهُ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ، فَيُلْحَقُ بِالْبَاغِي وَقَاطِعِ الطَّرِيقِ. وَعِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ؛ لِأَنَّ دَمَهُ هَدَرٌ، كَمَا لَوْ مَاتَ حَتْفَه"[27]

"امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ خودکشی کرنے والے پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، کیونکہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے، لہٰذا وہ باغی اور راہزن کے حکم میں ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اس پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اس لیے کہ اس کا خون رائیگاں ہے بالکل اسی طرح جیسے اس کی موت طبعی طور پر واقع ہوئی ہو۔"

فقہِ حنفی کے مطابق، خودکشی خواہ کسی بھی طریقے سے کی گئی ہو، شرعاً حرام اور کبیرہ گناہ ہے؛ تاہم اس کے ارتکاب سے مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔اسی بنا پر خودکشی کرنے والے مسلمان میت کے تمام شرعی حقوق برقرار رہتے ہیں، چنانچہ اسے شرعی طریقے کے مطابق غسل دیا جائے گا، کفن پہنایا جائے گا، اس کی نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی اور مسلم قبرستان میں ہی تدفین عمل میں آئے گی، خواہ میت بالغ ہو یا نابالغ۔

جیسا کہ درمختار کی عبارۃ سے معلوم ہوتا ہے:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ وَلَوْ عَمْدًا يُغَسَّلُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ، وَبِهِ يُفْتَى، وَإِنْ كَانَ أَعْظَمَ وِزْرًا مِنْ قَاتِلِ غَيْرِهِ"[28]

"جو شخص اپنی جان لے لے، اگرچہ جان بوجھ کر، اسے غسل دیا جائے گا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کی جائے گی، اور اسی پر فتویٰ ہے، اگرچہ اس کا گناہ دوسرے کو قتل کرنے والے سے بھی بڑا ہے۔"

---

[27] Badr al-Din Abu Muhammad Mahmood bin Ahmad Ayni, *Umdat al-Qari*, vol. 8 (Quetta: Maktabah Rashidiyah, n.d.), 276.

[28] Muhammad Amin bin Umar Ibn Abidin, *Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar*, vol. 1 (Quetta: Al-Maktabah al-Majidiyah, n.d.), 643.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

خودکشی کا تدارک اسلامی تعلیمات کی روشنی میں:

اسلام جو ایک ہمہ گیر نظامِ حیات ہے، انسانی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی عظیم امانت قرار دیتا ہے اور اس کے تحفظ کو بنیادی مقصدِ شریعت میں شامل کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات انسان کو زندگی کی قدر، صبر، امید، توکل اور مقصدیت کا شعور عطا کرتی ہیں، جو خودکشی جیسے مایوس کن عمل کی جڑ کاٹ دیتی ہیں۔

قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ میں زندگی کے احترام، نفس کے تحفظ اور ناامیدی سے اجتناب پر بار بار زور دیا گیا ہے، جو خودکشی کے سدِّباب کے لیے ایک مضبوط فکری و اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تعلق باللہ اور خودکشی کے رجحانات کے تدارک میں اس کا کردار:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق دل و دماغ کو سکون اور اطمینان عطا کرتا ہے اور انسان کو ذہنی دباؤ و اضطراب سے محفوظ رکھتا ہے۔ یہ روحانی اور اخلاقی استحکام صبر و تحمل کو مضبوط کر کے خودکشی کے رجحانات کے مؤثر تدارک میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:

"وَمَن يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ وَإِلَى اللَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ"[29]

"یعنی جو شخص نیکی کرتے ہوئے اپنا منہ اللہ کے حضور جھکائے، اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، اور آخرکار تمام معاملات اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔"

اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے سے انسان نہ صرف روحانی استحکام حاصل کرتا ہے بلکہ ذہنی اور جذباتی سکون بھی حاصل ہوتا ہے، اور یہی سکون خودکشی کے خطرات کے مؤثر تدارک میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔"

خاندانی تنازعات اور خودکشی کے رجحانات کا تدارک:

اسلامی تعلیمات خاندانی نظام کو فرد کی ذہنی و نفسیاتی صحت اور معاشرتی استحکام کی بنیادی اکائی قرار دیتی ہیں، اور خاندانی غفلت، ناروا سلوک اور باہمی کشیدگی کو مایوسی، ڈپریشن اور خودکشی کے رجحانات کا اہم سبب سمجھتی ہیں۔ اسی تناظر میں قرآن کریم اہلِ خانہ کی اخلاقی و روحانی ذمہ داری واضح کرتا ہے کہ:

[29] Quran 31:22.

Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا"[30] ۔

"اے ایمان والو! اپنی اور اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرو آگ سے۔"

قرآنِ مجید میاں بیوی کے رشتے کو ذہنی سکون، محبت اور رحمت کا سرچشمہ قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے:

"وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً"[31] ۔

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہی جیسی بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس سکون حاصل کرو، اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کی۔"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد:

"خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي "[32]

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین ہو، اور میں اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ سب سے بہترین ہوں۔"

مذکورہ دلائل اس امر کو تقویت دیتے ہیں کہ عدل، محبت، صبر اور باہمی احترام پر قائم خاندانی نظام نہ صرف نفسیاتی توازن کو بحال کرتا ہے بلکہ خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے مؤثر تدارک کی مضبوط بنیاد بھی فراہم کرتا ہے۔

انبیاء کرام کی سیرت اور خودکشی کے تدارک میں اس سے رہنمائی:

انسانی زندگی میں مشکلات، غم اور نقصان کے لمحات میں انبیاء کرام کی سیرت سے سبق حاصل کرنا نہایت اہم ہے۔ جب کوئی فرد ذاتی یا خاندانی مسائل، مالی مشکلات یا ذہنی دباؤ کا شکار ہو، تو انبیاء کرام کی صبر و استقامت ہمیں تسلی اور حوصلہ فراہم کرتی ہے۔

مثلاً، حضرت محمد ﷺ کو شعب ابی طالب میں تین سال تک معاشرتی اور اقتصادی بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا، بھوک اور مشکلات میں گزارا، اور بے سروسامانی کی کیفیت برداشت کرنی پڑی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو طویل مدت کی

[30] Quran 66:6.
[31] Quran 30:21.
[32] Abu Isa Muhammad bin Isa Tirmidhi, *Jami' Tirmidhi*, vol. 2 (Lahore: Maktabah Rahimiyah, n.d.), hadith no. 3921.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

جلاوطنی سہنی پڑی، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا، اور حضرت یونس علیہ السلام چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے۔ خصوصی طور پر حضرت ایوب علیہ السلام کا واقعہ صبر و استقامت کی بہترین مثال ہے۔ طویل عرصے تک بیماری، جسمانی تکلیف اور اہل و عیال کی مشکلات میں مبتلا رہنے کے باوجود انہوں نے اللہ تعالیٰ سے امید نہیں توڑی اور مسلسل دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی صبر و دعا کو قبول فرماتے ہوئے نہ صرف ان کی بیماری دور کی بلکہ انہیں اہل و عیال اور نعمتوں سے بھی نوازا۔

یہ واقعات واضح کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں پر آزمائشیں بھیجتا ہے، لیکن صبر و استقامت اختیار کرنے والوں کو سرخرو اور کامیاب بھی فرماتا ہے۔ اسی طرح، جب انسان اللہ پر یقین اور صبر کے ساتھ مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے، تو وہ ذہنی دباؤ، مایوسی اور ناامیدی کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے، اور خودکشی جیسے خطرناک اقدامات سے بچ سکتا ہے۔ انبیاء کی سیرت انسان کے لیے ایک مضبوط روحانی اور فکری رہنمائی فراہم کرتی ہے کہ مصائب کے باوجود حوصلہ اور امید قائم رکھنا ممکن ہے۔

ناامیدی، مایوسی اور خودکشی کے رجحانات کا تدارک:

اسلامی تعلیمات نفسیاتی دباؤ اور ناامیدی کو روحانی کمزوری کا نتیجہ قرار دیتی ہیں اور اللہ کی یاد، توکل اور امید کو ذہنی توازن کا مؤثر ذریعہ بتاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

> "قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ"[33]
>
> "کہہ دو: "اے میرے بندو! جو اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ بے شک اللہ تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ بے شک وہی بہت بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے۔"
>
> "قَالَ وَمَنْ يَقْنَطُ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهِ إِلَّا الضَّالُّونَ"[34]

[33] Quran 39:53.
[34] Quran 15:56.

THE SCHOLAR-ISLAMIC ACADEMIC RESEARCH JOURNAL
Vol. 11, No. 1 || January-June -2025|| P. 127-152
https://doi.org/10.29370/siarj/issue20urduar6

"ابراہیمؑ نے کہا: گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون نا امید ہوتا ہے۔"

یہ آیات امید اور اللہ کی رحمت پر بھروسہ کی تعلیم دیتی ہیں اور ایمان والوں کو مایوسی سے بچنے کی تلقین کرتی ہیں۔

ناامیدی ایمان کی کمزوری اور شیطانی وسوسوں کا نتیجہ ہے، جو نفسیاتی دباؤ خصوصاً نوجوانوں میں مایوسی اور خودکشی جیسے خطرناک رجحانات کو جنم دیتا ہے۔

قرآنِ مجید امید، صبر اور اللہ پر اعتماد کی تعلیم دے کر دل کو یقین و استقامت عطا کرتا ہے اور یوں نفسیاتی کمزوری کو قوت میں بدل کر ان رجحانات کا مؤثر تدارک کرتا ہے۔

خلاصہ:

اسلام انسانی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت قرار دیتا ہے اور اس کے تحفظ کو بنیادی دینی فریضہ سمجھتا ہے۔ جدید دور میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے پیچھے معاشی دباؤ، سماجی تنہائی، خاندانی انتشار، نفسیاتی امراض اور روحانی خلا جیسے عوامل کارفرما ہیں۔ مغربی معاشروں میں خودکشی کو فرد کا ذاتی مسئلہ سمجھا جاتا ہے، جبکہ اسلام اسے ایک اجتماعی، اخلاقی اور دینی بحران قرار دیتا ہے۔ قرآن و سنت میں خودکشی کو صریحاً حرام اور کبیرہ گناہ کہا گیا ہے، جو انسانی خودمختاری کے بجائے جواب دہی کے تصور کو اجاگر کرتا ہے۔ اسلامی تعلیمات صبر، توکل، امید، توبہ اور اللہ سے تعلق کو بحران کے وقت بنیادی سہارا بناتی ہیں۔ خاندانی نظام، معاشرتی تعاون اور اخلاقی اقدار اسلام میں حفاظتی عوامل کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ فقہی و اخلاقی سطح پر اسلام نہ صرف ممانعت کرتا ہے بلکہ تدارک کی حکمتِ عملی بھی فراہم کرتا ہے۔ نفسیاتی علاج کے ساتھ روحانی تربیت کو لازم قرار دیا گیا ہے۔ اسلامی معاشرہ فرد کو تنہا نہیں چھوڑتا بلکہ اس کی کفالت اور رہنمائی کو اجتماعی ذمہ داری بناتا ہے۔ یوں اسلامی تعلیمات خودکشی کے اسباب اور نتائج دونوں کا ہمہ جہت اور مؤثر حل پیش کرتی ہیں۔

Bibliography:

Al-Quran. Surah Al-Baqarah: 195; Surah Luqman: 22; Surah Tahrim: 6; Surah Room: 21; Surah Zumar: 53; Surah Hijr: 56.

Aftab, Ayesha, Sana Ayub, Iman Aamer, and Uzma A. Cheema. "Changing Trends of Suicide in Punjab from the Year 2016 to 2020: A Comparative Study." Journal of Liaquat National Hospital 2, no. 1, 2024.

Aga Khan University. "New Mental Health Helpline Launches in Gilgit." June 15, 2023.

Anjum, A., T. S. Ali, N. Pradhan, M. M. Khan, and R. Karmaliani. "Perceptions of Stakeholders about the Role of Health System in Suicide Prevention in Ghizer, Gilgit-Baltistan, Pakistan." BMC Public Health 20, no. 1, 2020.

Ayni, Badr al-Din Abu Muhammad Mahmood bin Ahmad. Umdat al-Qari. Quetta: Maktabah Rashidiyah.

Baghawi, Abu Muhammad Hussain ibn Mas'ud bin Muhammad al-Farra'. Ma'alim al-Tanzil. Beirut: Dar al-Ma'rifah, 1987. Riyadh: Dar al-Tayyibah.

Bluvshtein, M., F. Filatov, M. Kajino, and A. Jackson. "Social Interest as an Antidote to Suicide: The Cross-Cultural Applicability of an Adlerian Solution." SHS Web of Conferences 70, 2019.

al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Beirut: Dar Ihya' al-Turath al-Arabi.

al-Bukhari, Abu Abdullah Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Lahore: Maktabah Rahimiyah.

The Dayspring. "A National Call to Action: Sindh Launches Suicide Prevention Strategy." October 3, 2024.

Durkheim, Emile. Suicide: A Study in Sociology. Translated by John A. Spaulding and George Simpson. New York: The Free Press, 1951.

Encyclopedia of Social Sciences. New York: The Macmillan Company & The Free Press, 1968.

Hussain Khan, M. "Analysis: Suicide Trend in Thar's Poverty-Hit People Takes an Alarming Turn." Dawn, February 16, 2015.

Ibn Abidin, Muhammad Amin bin Umar. Radd al-Muhtar 'ala al-Durr al-Mukhtar. Quetta: Al-Maktabah al-Majidiyah.

Khan, A. "K-P Struggles with Suicide Cases: Experts Concerned about Increase in Mental Health Issues." The Express Tribune, November 26, 2020.

Muslim, Abu al-Hussain Muslim bin Hajjaj. Sahih Muslim. Lahore: Maktabah Rahimiyah.

Nasai, Ahmad bin Shu'aib Abu Abdur-Rahman. Sunan Nasai. Lahore: Maktabah Rahimiyah.

Naveed, S., S. M. Tahir, N. Imran, B. Rafiq, M. Ayub, I. I. Haider, and M. M. Khan. "Sociodemographic Characteristics and Patterns of Suicide in Pakistan: An Analysis of Current Trends." Community Mental Health Journal 59, no. 6, 2023.

Naz, Hina. "Pakistani Mu'ashray mein Khudkushi ke Asbab o Muharrikat aur Islami Ta'limat." Department of Islamic Studies, University of Faisalabad.

Riaz, M. M. A., I. Imdad, B. Hisam, and M. Zeshan. "From Despair to Hope: Tackling Balochistan's Suicide Crisis with Sustainable Solutions." BJPsych International 21, no. 4, 2024.

Sibghatullah, M., K. Dayani, M. Zia, and T. Sabri. "Perspectives on the Decriminalization of Suicide in Pakistan: Historical Context, Societal Impacts, and the Way Forward." The Lancet Regional Health - Southeast Asia 32, 2025.

Siddiqui, H. A. "Spike in Suicides." Dawn, February 24, 2024.

"Socio-Theological Interferences Regarding the Suicidal Act in a Society".

Tirmidhi, Abu Isa Muhammad bin Isa. Jami' Tirmidhi. Lahore: Maktabah Rahimiyah.

Webster's New World College Dictionary. 4th ed. Cleveland: Wiley Publishing, 2001.

World Health Organization. Suicide Worldwide in 2021: Global Health Estimates. Geneva: World Health Organization, 2025.

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)